ایک بل.

بمراداس امر کے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں لاء افسران کی تعیناتی کی غرض سے.

ہرگاہ کہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں لاء افسران کی تعیناتی اور اس سے متعلقہ ضمنی معاملات کی غرض سے.

1. **مختصر عنوان و آغاز:** (1) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو خیبر پختونخوا لاء افسران کی تعیناتی ایکٹ 2014ء کے نام سے موسوم کیا جائے.

(2) لہذا مندرجہ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے.

2. **تعاریف:** نقیص اس امر کے کہ ایکٹ ہذا میں تمہید کے برعکس اصطلاحات کے وہی معنی لیے جائیں گے جو کہ بالترتیب تفویض شدہ ہے،

(الف) ''حکومت'' سے خیبر پختونخوا کی حکومت مراد ہے،

(ب) ''ہائی کورٹ'' سے پاکستان میں کوئی ہائی کورٹ مراد ہے،

(ج) ''لاء آفیسر'' سے ایکٹ ہذا کے تحت تعینات شدہ ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل، Advocate on Record اور اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل مراد ہے، اور

(د) ''سپریم کورٹ'' سے پاکستان کا سپریم کورٹ مراد ہے.

3۔ لاءافسران کی تعیناتی: (1) حکومت جیسے مناسب سمجھے خیبر پختونخوا سروس ٹریبونل، وفاقی شریعت کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ اور صوبہ خیبر پختونخوا کے کسی دیگر عدالت میں حکومتی مقدموں کی رہنمائی کے لیے صوبہ خیبر پختونخوا میں لاءافسران کی تعیناتی کر سکے گی۔

(2) ذیلی دفعہ (1)، کے تحت تعینات شدہ ایک لاء افسر حکومت کی منشاء کے مطابق دفتر میں عہدہ دار ہوگا اور حکومت کسی بھی وقت بغیر اطلاع کے اسے دفتر سے برخاست کر سکے گی۔

(3) ایک لاء افسر حکومت کی جانب سے متعین شدہ الاؤنسز اور تنخواہ وصول کرے گا۔

4۔ لاءافسران کی تعلیمی قابلیت: (1) کوئی بھی شخص دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تعیناتی کا اہل نہیں ہوگا، جب تک کہ!

(الف) ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور Advocate on Record کی صورت میں:

(1) کہ وہ خیبر پختونخوا کا شہری ہو،

(2) کہ وہ سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ میں بحیثیت رجسٹر ایڈووکیٹ ہو اور ہائی کورٹ میں بحیثیت ایڈووکیٹ کم از کم دس (10) سال تک رہ چکا ہو، اور

(3) کہ وہ سپریم کورٹ یا ہاوی کورٹ میں ان تیس (30) مقدموں کی فہرست تیار کرے گا جس کی اس نے پیروی کی ہو۔

(ب) اسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کی صورت میں،

(1) کہ وہ صوبہ خیبر پختونخوا کا شہری ہو،

(2) کہ وہ ہائی کورٹ میں بحیثیت ایڈووکیٹ عرصہ سات (07) سال تک رہ چکا ہو، اور

(3) کہ وہ ہائی کورٹ میں ان بیس مقدموں (20) کی فہرست تیار کرے جس کی اس نے پیروی کی ہو۔

(4) کوئی بھی فرد لاء افسر تعینات نہیں ہوگا، اگر وہ سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا جج ہو یا رہ چکا ہو۔

(5) ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل اور Advocate on Record کا عہدہ نہیں رکھ سکے گا، اگر اس کی عمر (65) سال تک پہنچ چکی ہو اور اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل عہدہ کا نہیں رکھ سکے گا اگر اس کی عمر (62) سال تک پہنچ چکی ہو، ماسوائے اس صورت میں جو جلد ہی مستعفی یا برخاست ہونے والا ہو یا جیسی بھی صورت ہو۔

5. استعفیٰ: ایک لاء افسر کسی بھی وقت تحریری طور پر حکومت کو اپنا استعفیٰ جمع کر سکے گا۔

6. سروسز کے شرائط: (1) ایک لاء افسر نجی پریکٹس میں ملوث نہیں ہو گا جب تک وہ دفتر میں بطور لاء افسر تعینات ہو۔

(2) ایک لاء افسر صوبہ خیبر پختونخوا میں کسی بھی جگہ فرائض کی انجام دہی کا ذمہ دار ہو گا اور وقتاً فوقتاً ان کو پشاور ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ یا وفاقی شریعت کورٹ سروس ٹریبونل کی الگ نشتوں یا ان عدالتوں کی بینچوں میں Depute کیا جا سکے گا۔

(3) ایک لاء افسر تفویض شدہ فرائض وامور سرانجام دے گا اور ایسے فرائض وامور حکومت اور خیبر پختونخوا کے ایڈوکیٹ جنرل کے کنٹرول اور عمومی رہنمائی میں سرانجام دے گا۔

(4) ایکٹ ہذا کے تحت ایک تعینات شدہ لاء افسر کو، ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخوا کی تعطیل کے دوران سول یا کریمینل کام تفویض کرے گا، جو وہ ضروری سمجھے۔

7. قانونی مشیر کی تعیناتی پر پابندی: ایکٹ ہذا کے آغاز کے بعد حکومتی مقدموں کی رہنمائی کے لیے، ماسوائے ناگزیر حالات اور عوامی مفاد کی خاطر، حکومت کوئی بھی قانونی مشیر یا سپیشل کونسل تعینات نہیں کرے گا۔

8۔ **محفوظ بنانا:** ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے تعینات شدہ لا ءافسران کی تعیناتی جائز تصور ہو گی اور حکومتی کی منشاء کے مطابق دفتر کے عہدہ دار رہوں گے۔

9۔ **لاءافسران، پبلک پراسیکیوٹر متصور رہوں گے:** کسی دیگر نافذالوقت وضع شدہ قانون میں کسی اور امر نقیص کے باوجود ایک لاءافسر پبلک پراسیکیوٹر متصور رہو گا اور کسی بھی وضع شدہ قانون کے تحت تشکیل کردہ سپیشل کورٹ، ٹربیونل یا کسی عدالت میں حکومت کی جانب سے فائل اور کسی کاروائی کو چلانے بشمول نظرثانی اور اپیل کرنے کا مجاز ہو گا۔

بیان اغراض ووجوہ۔

مستحسن یہ ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں لاءافسران کی تعیناتی کے لیے طریقہ کار وضع کیا جائے، یہ قرین مصلحت ہے کہ good governance کے تصور کو حاصل کرنے، ان کی تعیناتی کے لیے ایک قانون وضع کیا جائے جس سے مناسب طریقہ کار تعین ہو۔